© rasailojaraid.com

یاد رہے کہ تیئسواں نکتہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق تھا اور اس کو حضرت مولانا محمد علی جالندھری نور اللہ مرقدہٗ نے مجلس احرارِ اسلام کے نمائندگی کرتے ہوئے ۱۹۵۲ء میں پیش فرمایا تھا۔ آں جناب نور اللہ مرقدہ کے گرامی دستخط بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **سوانح حیات حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری**　　مصنف: ملک عبدالقیوم اعوان

مرتب و ملخص: مولانا صاحبزادہ سید محمد قاسم شاہ بخاری

ضخامت: ۳۹۲ صفحات　قیمت: درج نہیں　　ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد، نوشہرہ

زیرِ نظر کتاب مناظر اہلِ سنت حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ''سوانحی حالات'' کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

حضرت مولانا ماضی قریب کے ایک عظیم الشان بزرگ تھے۔ دار العلوم دیو بند سے حدیث پڑھی، سلوک میں اجازتِ اولیٰ پیر سواگ حضرت مولانا خواجہ غلام حسن سواگ سے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں حاصل کی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ نے آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ راشدیہ میں مجاز فرمایا۔ آپ کا خاص میدان ردِّ روافض وابطالِ تشیّع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس محاذ پر آپ سے خوب کام لیا۔

شاہ صاحب علمی اعتبار سے بھی بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ کی تصنیفات ''تحقیق فدک'' اور ''ثانی اثنین'' علمائے وقت سے خوب داد کے قابل ٹھہری تھیں۔ علمی رسوخ کے اعلیٰ مراتب میں ایک درجہ ایسا بھی آتا ہے کہ جب انسان بعض جزئیات میں جداگانہ رائے اختیار کر لیتا ہے۔ یہ رائے گو جمہور سے مختلف ہی کیوں نہ ہو لیکن صاحب الرائے کے درجے میں کوئی تنقیص نہیں کرتی۔

حضرت شاہ صاحب کا معاملہ بھی بعض مسائل میں اسی نوعیت کا ہے۔ چنانچہ طلاق المکرَہ (مجبور کی طلاق) رفع سبابہ تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ اور مدارس میں تملیک کا مسئلہ۔ ایسے مسائل ہیں جس میں حضرت شاہ صاحب کی رائے جمہور و اکابر اہلِ علم کے مذہب کے خلاف ہے۔ لیکن ان سب تفردانہ آراء کو فاضل مرتب نے بھی جس عنوان کے تحت جمع کیا ہے، اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ان آراء کو شاہ صاحب کا ذاتی مذہب ٹھہراتے ہیں۔ اہلِ سنت کا مذہب نہیں لیکن صفحہ ۲۳۳ پر یزید بن معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے بارے میں شرح عقائد کی عبارت کو نقل کر کے جس مؤقف کو اختیار کیا گیا ہے وہ نہ صرف یہ کہ شاہ صاحب کا تفرد ہے بلکہ مزید برآں اس کو اہلِ سنت کا متفق علیہ مذہب قرار دینا اس سے بڑی غلطی ہے۔

یہ مذہب علامہ تفتازانی کا ذاتی قول ہے۔ اس پر کتاب کے تمام شراح ردّ کرتے آئے ہیں۔ خود کتاب کے ہوامش وحواشی بھی اسی ردّ سے مملو ہیں۔ ہمارے خیال میں اس مسئلہ کو بھی حضرت شاہ صاحب کا تفرد ہی سمجھا جانا چاہیے۔

باقی کتاب کی طباعت کا معیار متوسط ہی رکھا گیا ہے۔ خصوصاً کمپوزنگ میں فونٹ بڑا رکھنے کی وجہ سے صفحات میں ناخوشگوار اضافہ ہو گیا ہے۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● سالنامہ ''پیغام'' لاہور　　مولانا محمد اعظم طارق شہید نمبر

ضخامت: ۵۵۲ صفحات　قیمت: ۳۶۰ روپے　ملنے کا پتا: مکتبہ حسینیہ، مقابل حبیب بینک شجاع آباد (ضلع ملتان)

ابو معاویہ مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ ایک بہادر انسان اور دلوں کو فتح کرنے والی شخصیت تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۹۶۰ء میں چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کے نواحی گاؤں ۷آر/۱۱۱، میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد حاجی فتح محمد صاحب نے اپنے اس بیٹے کو دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیا۔ مدرسہ کے ماحول میں علماء کی تقاریر سن کر خطابت کا ذوق پیدا ہوا اور وہ زمانۂ طالب علمی میں ہی ایک اچھے مقرر کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے۔ ۱۹۸۶ء میں مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمتہ اللہ علیہ کی جماعت ''سپاہِ صحابہ'' سے منسلک ہوئے۔ سپاہ میں کیا آئے۔

''آبلہ پا وادیٔ پُر خار میں آئے''

صعوبتوں، مصائب، آزمائشوں اور امتحانات کا کانٹوں بھرا راستہ تھا، جس پر چلنے کی انھوں نے قسم کھائی اور قسم نبھائی۔ ایک جفاکش، بے خوف، بے چین اور مضطرب انسان، جو عظمت و ناموسِ اصحاب و ازواجِ رسول علیہم الرضوان کے دفاع و تحفظ کے لیے بے قرار ہو کر شہر شہر، بستی بستی اور ہر موڑ پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو پکارتا، جھنجھوڑتا اور بیدار کرتا رہا۔ مولانا حق نواز، مولانا ایثار القاسمی اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمہم اللہ کی شہادتوں کے بعد اس کے قدم اور زیادہ استقلال و استقامت کے ساتھ بڑھے۔ وہ جانتا تھا کہ:

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

مگر شہادت تو اُس کی آرزو تھی، اُس کی دعا تھی، اُس کی تمنا تھی سو پوری ہوئی اور ۶/ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو اعظم طارق بارگاہِ الٰہی میں سرخ رُو ہو گیا۔ وہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت اور عظمت پر جاں وار گیا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام و منصب کا تحفظ کرتا ہوا، مثالی جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتا ہوا، اپنے پیشرو قافلۂ خدامِ صحابہؓ کے شہیدوں کے مسکن جنت الفردوس میں اُن کا ہم جلیس ہو گیا۔

۴۳ سال، عمر ہی کیا تھی، مگر حیاتِ جاوداں پا گیا۔ گھر، مسجد، بازار، جلسہ، جلوس، اسمبلی غرض ہر فورم پر انھوں نے صحابۂ کرامؓ کے مقام و منصب کے تحفظ کی جنگ لڑی۔ ایمان و یقین کی جنگ، ایک باوقار جنگ، آبرومندانہ جنگ اور مولانا اعظم طارق یہ جنگ جیت کر امر ہو گئے۔ اُن کا قافلۂ سخت جان، عظمتِ صحابہؓ کی مشعلیں روشن کیے اور اُن کا پیغام لبوں پر سجائے رواں دواں ہے۔

سالنامہ ''پیغام'' لاہور ایک کتابی سلسلہ ہے۔ ثناء اللہ سعد شجاع آبادی اس کے مدیر و مرتب اور مولانا اعظم طارق شہید سے بے پناہ محبت کرنے والے نوجوان ہیں۔ ''پیغام'' کی اس خصوصی اشاعت کو انھوں نے آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ علماء، صوفیا، دانشور، صحافی، شعراء، وکلا، سیاست دان، پارلیمنٹیرینز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمتہ اللہ علیہ کو اُن کی ملی و دینی خدمات پر انھیں جو خراجِ تحسین پیش کیا، ثناء اللہ سعد نے وہ سب جمع و مرتب کر دیا۔ نیز مولانا شہید کی اپنی تحریریں اور انٹرویوز اس پر مستزاد ہیں۔ ایک خوبصورت انسان پر ایک خوب صورت کتاب۔ (تبصرہ: کفیل بخاری)

© rasailojaraid.com